چیف ایڈیٹر
منور احمد
روزنامہ
سما
Daily SAMA
لاہور
ایڈیٹر: عاطف سعید

جلد 11 | 17 ستمبر 2018ء 6 محرم الحرام 1440ھ 2 اسوج 2075ب | 12 صفحات | قیمت 10 روپے | شمارہ 213

فوزیہ عصمت

سویابین کی کاشت

سویابین کے بیج میں 20 سے 22 فیصد اعلیٰ درجے کا خوردنی تیل اور تقریباً 40 فیصد پروٹین پائی جاتی ہے

پھول اور پھلیاں بنتے وقت آبپاشی کا خاص خیال رکھا جائے اور اس مرحلہ پر فصل کو پانی کی کمی نہ آنے دی جائے

سویابین کا شمار دنیا کی قدیم فصلوں جیسا کہ گندم، چاول اور جوار میں ہوتا ہے۔ دور حاضر میں اپنے بے شمار استعمال کے باعث یہ فصل بڑی اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ سویابین کے بیج میں 20 سے 22 فیصد اعلیٰ درجے کا خوردنی تیل اور تقریباً 40 فیصد پروٹین پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں وٹامن اے، بی اور سی بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ فصل دنیا کی 65 فیصد پولٹری فیڈ اور 20 فیصد خوردنی تیل کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ دنیا میں سویابین سے درجنوں مصنوعات تیار ہوتی ہیں جن میں سویا دودھ، کیک، بسکٹ، مٹھائیاں، مصنوعی گوشت، ادویات اور صابن وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔ سویابین پھلی دار فصلو ں کے گروپ سے تعلق رکھتی ہے جو ہوا کی نائٹروجن کو اپنی جڑوں سے مشلک گلٹیوں میں موجود مفید بیکٹیریا کے ذریعے محفوظ کر کے نہ صرف پودے کی ضرورت پوری کرتی ہے بلکہ اضافی نائٹروجن کو زمین میں شامل کر کے زرخیزی بھی بڑھاتی ہے۔ پاکستان خوردنی تیل کی درآمد پر 200 ارب سے زیادہ اور سویابین فیڈ کی درآمد پر 35 ارب روپے سالانہ خرچ کر رہا ہے۔ سویابین ایسی فصل ہے جو خوردنی تیل اور پروٹین سے بھرپور سویابین فیڈ پر خرچ ہونے والے زرمبادلہ کو کم کر سکتی ہے۔ سویابین کی فصل ہمارے موجودہ فصلوں کے بیر بھیر میں بخوبی شامل ہونے کی اہلیت رکھتی ہے۔ سویابین کو آبپاش اور زیادہ بارش والے بارانی علاقوں میں کامیابی سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ اسے اکیلے اور دیگر فصلوں کے ساتھ ملا کر اور باغات کے اندر بھی کاشت کر سکتے ہیں۔ سویابین کی اعلیٰ خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے کاشتکاروں کو سفارش کی جاتی ہے کہ وہ زرعی تحقیقاتی اداروں کے سائنسدانوں اور فیلڈ ماہرین کی سفارشات پر عمل کر کے سویابین کی کاشت کو فروغ دیں اس سے ان کی فی ایکڑ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے علاوہ زمین کی زرخیزی میں اضافہ کریں۔ سویابین کی فصل کے بعد رابع کی فصلات بالخصوص گندم، سورج مکھی، مکئی اور کماد وغیرہ کو بھی فائدہ حاصل ہوگا۔ میرا زمین جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو سویابین کی کاشت کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ کلراٹھی اور سیم زدہ زمینوں میں اس کو کاشت نہ کیا جائے۔ زیرکاشت زمینوں کو 2 تا 3 دفعہ ہل چلا کر اور 2 بار سہاگہ دے کر تیار کیا جائے۔ بارانی علاقوں میں وتر کی سنبھال کے لیے مون سون کی بارشیں شروع ہونے سے پہلے کھیت کی وٹ بندی کی جائے اور کھیت کو ہموار کر لیا جائے تا کہ تمام کھیت میں وتر کی کیفیت ایک جیسی ہو اور فصل کا اگاؤ بہتر ہے۔ فیصل سویابین محکمہ زراعت پنجاب کی سفارش کردہ قسم ہے اور مناسب دیکھ بھال سے کاشتکار اس سے 20 سے 25 من فی ایکڑ تک پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔ جاپاب کے آبپاش علاقوں کے علاوہ پوٹھوہار کے اضلاع راولپنڈی، اٹک، جہلم اور چکوال سویابین کی کاشت کے لئے موزوں علاقے ہیں۔ سفارش کردہ فاسفورس کی پوری مقدار اور آدھی پوری یوریا بجائی کے وقت اور آدھی پوری یوریا فصل میں پھول آنے پر ڈالی جائے۔ اگاؤ کے بعد مناسب بارش نہ ہو تو پہلا پانی 15 سے 20 دن بعد ضروری ہے۔ پہلے پانی کے بعد اگر بارش مناسب مقدار میں نہ ہو تو 15 دن بعد دوسری آبپاشی کی جائے۔ پھول اور پھلیاں بنتے وقت آبپاشی کا خاص خیال رکھا جائے اور اس مرحلہ پر فصل کو پانی کی کمی نہ آنے دی جائے۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے بوائی کے بعد فصل کے اگاؤ سے پہلے جڑی بوٹی مار زہر پینڈی میتھلین بحساب 1 تا 1.25 فی 120 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کیا جائے۔ جڑی بوٹیوں کے زرعی طریقہ انسداد کے لئے پہلی اور دوسری آبپاشی کے بعد فصل کی گوڈی کی جائے۔ ٹوکا کیڑا کھیتوں میں رات کے وقت متحرک ہوتا ہے اور ادھر ادھر نہایت ضروری ہے۔ پہلی دار فصل ہونے کے ناطے سویابین کو نائٹروجن کی کم ضرورت ہوتی ہے لیکن فی ایکڑ زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے ایک بوری یوریا یا 2 بوری امونیم سلفیٹ اور ایک تا ڈیڑھ بوری ڈی اے پی کھادیں فی ایکڑ استعمال کی جائیں۔ سفارش کردہ فاسفورس کی پوری مقدار اور آدھی پوری یوریا بجائی کے وقت اور آدھی پوری یوریا فصل میں پھول آنے پر ڈالی جائے۔ اگاؤ کے بعد مناسب بارش نہ ہو تو پہلا پانی 15 سے 20 دن بعد ضروری ہے۔ پہلے پانی کے بعد اگر بارش مناسب مقدار میں نہ ہو تو 15 دن بعد دوسری آبپاشی کی جائے۔ پھول اور پھلیاں بنتے وقت آبپاشی کا خاص خیال رکھا جائے اور اس مرحلہ پر فصل کو پانی کی کمی نہ آنے دی جائے۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے بوائی کے بعد فصل کے اگاؤ سے پہلے جڑی بوٹی مار زہر پینڈی میتھلین بحساب 1 تا 1.25 فی 120 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کیا جائے۔ جڑی بوٹیوں کے زرعی طریقہ انسداد کے لئے پہلی اور دوسری آبپاشی کے بعد فصل کی گوڈی کی جائے۔ ٹوکا کیڑا کھیتوں میں رات کے وقت متحرک ہوتا ہے اور ادھر ادھر نہایت ضروری ہے۔ پہلی دار فصل ہونے کے ناطے سویابین کو نائٹروجن کی کم ضرورت ہوتی ہے لیکن فی ایکڑ زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے ایک بوری یوریا یا 2 بوری امونیم سلفیٹ اور ایک تا ڈیڑھ بوری ڈی اے پی کھادیں فی ایکڑ استعمال کی جائیں۔ سفارش کردہ فاسفورس کی پوری مقدار اور آدھی پوری یوریا بجائی کے وقت اور آدھی پوری یوریا فصل میں پھول آنے پر ڈالی جائے۔ اگاؤ کے بعد مناسب بارش نہ ہو تو پہلا پانی 15 سے 20 دن بعد ضروری ہے۔ پہلے پانی کے بعد اگر بارش مناسب مقدار میں نہ ہو تو 15 دن بعد دوسری آبپاشی کی جائے۔ پھول اور پھلیاں بنتے وقت آبپاشی کا خاص خیال رکھا جائے اور اس مرحلہ پر فصل کو پانی کی کمی نہ آنے دی جائے۔ مائٹس یا جوئیں کیڑے جسامت میں چھوٹے اور رنگت میں سرخی مائل ہوتے ہیں جو پتوں کی نچلی سطح پر بے شمار تعداد میں چمٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مائٹس کے کیمیائی انسداد کے لئے بائی نیکٹیرین زہر بحساب 250 ملی لٹر فی ایکڑ یا ڈائیکوفول زہر بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کی جائیں۔ لشکری سنڈی کھیت میں مختلف جگہوں پر بڑی تعداد میں حملہ آور ہوتی ہے۔ یہ سنڈی فصل کے پتوں کے علاوہ پھلیوں کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔ شدید حملے کی صورت میں سویابین کی فی ایکڑ پیداوار آدھی سے بھی کم حاصل ہوتی ہے۔ اس بیماری کے کنٹرول کے لئے فصل کی بوائی سے پہلے بیج کو پھپھوند کش زہروں تھائیرفلیٹ میتھائل یا میٹلوزیب بحساب 2 گرام فی کلوگرام بیج کو لگا کر کاشت کیا جائے۔ فصلوں کا بیر بھیر اور پانی کی شدید تلفت یا زیادتی سے فصل کو بچانا بھی اس بیماری کے کنٹرول کے لئے بہت فائدہ مند ہیں۔ جڑ کی سڑن عرصہ بعد پتوں کا رنگ زنگ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس بیماری کے حملہ سے سویابین کی فی ایکڑ پیداوار میں شدید کمی ہو جاتی ہے۔ سفید مکھی اس بیماری کے وائرس کو بیمار پودوں سے تندرست پودوں میں رس چوستے وقت منتقل کرتی ہے۔ اس بیماری کے تدارک کے لئے بیماری کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کی جائیں اور متاثرہ پودے کی نشوونما رک جاتی ہے، پودے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے اور اس بیماری کے شدید حملہ کی صورت میں متاثرہ پودے مر جاتے ہیں۔ اس بیماری کے کنٹرول کے لئے سفید مکھی کے بروقت انسداد کے لئے ایسٹامپرڈ زہر بحساب 150 ملی لٹر یا ڈائیفتھیوران زہر بحساب 200 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کی جائیں۔ ایکیڑا (Wilt) کی بیماری پودے کی جڑوں پر حملہ کرتی ہے اور اس بیماری کے حملہ سے پہلے پودے کی جڑ بھوری اور بعد میں کالی رنگت کی ہو جاتی ہے اور آخر میں پودا مر جاتا ہے۔ شدید حملے کی صورت میں سویابین کی فی ایکڑ پیداوار آدھی سے بھی کم حاصل ہوتی ہے۔ اس بیماری کے کنٹرول کے لئے بیماری سے پہلے بیج کو پھپھوند کش زہروں تھائیفلیٹ میتھائل یا میٹلوزیب بحساب 2 گرام فی کلوگرام بیج کو لگا کر کاشت کیا جائے۔ فصلوں کا بیر بھیر اور پانی کی شدید تلفت یا زیادتی سے فصل کو بچانا بھی اس بیماری کے کنٹرول کے لئے بہت فائدہ مند ہیں۔ جڑ کی سڑن (Charcoal Rot) بیماری کا حملہ فصل کے ابتدائی دنوں میں یا پھول گتھنے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ پودے کی جڑ کے اوپری اور تنے کا ابتدائی حصہ جھلسا ہو جاتا ہے اور بعد میں ان حصوں کا رنگ کالا ہو جاتا ہے۔ زیادہ حرارت کے پودوں پر اس قسم کی علامات پھول گتھنے کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ متاثرہ پودے کی نشوونما رک جاتی ہے، پودے کا